P-ISSN: 2518-9719
E-ISSN: 2518-9768X

اِمتزاج

شمارہ: ۲۳

(جنوری تا جون ۲۰۲۵ء)

مدیرِ اعلیٰ

پروفیسر ڈاکٹر تنظیم الفردوس

شعبۂ اردو، جامعہ کراچی

ویب گاہ: www.imtezaaj.uok.edu.pk

برقی ڈاک: imtezaaj@uok.edu.pk

اِمتزاج

شمارہ: ۲۳، جنوری تا جون ۲۰۲۵ء
شعبۂ اردو، جامعہ کراچی

سرپرست
پرفیسر ڈاکٹر خالد محمود عراقی (شیخ الجامعہ)

مدیرِ اعلیٰ
پروفیسر ڈاکٹر تنظیم الفردوس (صدر نشین)

نائب مدیران

ڈاکٹر عظمیٰ فرمان ڈاکٹر تہمینہ عباس ڈاکٹر انصار احمد ڈاکٹر صدف تبسم

مجلسِ ادارت

ڈاکٹر صفیہ آفتاب ڈاکٹر عظمیٰ حسن ڈاکٹر شمع افروز
ڈاکٹر محمد ساجد خان ڈاکٹر صدف فاطمہ ڈاکٹر ذکیہ رانی
ڈاکٹر خالد امین ڈاکٹر عائشہ ناز ڈاکٹر محمد شاکر

مجلسِ مشاورت

بین الاقوامی
ڈاکٹر راغب دیش مکھ (بھارت)
ڈاکٹر علی بیات (ایران)
ڈاکٹر ہینز ورنر ویسلر (سوئیڈن)
ڈاکٹر شفیق ویرانی (کینیڈا)

قومی
ڈاکٹر انوار احمد (ملتان)
ڈاکٹر یوسف خشک (خیر پور)
ڈاکٹر محمد کامران (لاہور)
ڈاکٹر خالد خٹک (کوئٹہ)

قیمت: ۵۰۰ روپے، بیرونِ ملک ۱۵/امریکی ڈالر کے مساوی (بہ شمول ڈاک خرچ)

فہرست

❄ اداریہ	تنظیم الفردوس	۵
ا۔ حنیف نقوی کی تحقیق: اصول و اسلوب	حافظ محمد فیصل علی	۷
۲۔ بیسویں صدی کے فکری رجحانات کے تناظر میں جوشؔ ملیح آبادی کے افکار کا تنقیدی مطالعہ	سلیم عباس	۲۹
۳۔ شکیبؔ جلالی کی شاعری کا نفسیاتی تجزیہ	شاہ رخ نذیر	۵۷
۴۔ ریڈیائی تقریباتِ اقبال کا تعارفی جائزہ (ابتدا تا ۱۹۷۷ء)	محمد آصف گھلو/ ڈاکٹر محمد اصغر سیال	۷۰
۵۔ عبدالقادر سروری کی ادبی جہات	مریم مکتوب	۱۰۳
۶۔ میر محمود صابرؔ: سندھ میں اردو کی شعری روایت کا اوّلین چراغ	یونس احمد لغاری	۱۱۹

اِس شمارے کے مقالہ نگار

(بترتیبِ حروفِ تہجی)

۱۔	حافظ محمد فیصل علی	لیکچرار اردو، آدم جی گورنمنٹ سائنس کالج، کراچی
۲۔	سلیم عباس	لیکچرار اردو، آرمی پبلک ڈگری کالج، ملیر کینٹ، کراچی
۳۔	شاہ رخ نذیر	لیکچرار اردو، خاتونِ پاکستان گورنمنٹ کالج، کراچی
۴۔	محمد آصف گھلو	ایم فل اسکالر، شعبۂ اقبالیات، دی اسلامیہ یونی ورسٹی آف بہاول پور
۵۔	ڈاکٹر محمد اصغر سیال	اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اقبالیات، دی اسلامیہ یونی ورسٹی آف بہاول پور
۶۔	مریم مکتوب	سی ۱۱۳۹ (اے)، بلاک ۴، فیض احمد فیض لین، کے اے ای سی ایچ ایس (ایڈمن سوسائٹی) کراچی
۷۔	یونس لغاری	لیکچرار اردو، شعبۂ اردو، گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج، جھڈو

اداریہ

امتزاج کا تیئیسواں(۲۳) شمارہ آن لائن ہونے جارہا ہے۔اس ذاتِ کریم کا جتنا شکر کیا جائے کم ہے جس نے ہماری کوششوں کو بار آور کیا ہے۔گیارہ سال کے اس عرصے میں جہاں امتزاج کے تحقیقی مزاج اور معیار کو بہتر کرنے کی کوششیں کی گئی ہیں وہیں نئے محققین کو بھی اپنے شمارے میں جگہ دے کر نئی سوچ اور نئی فکر کو آگے بڑھانے اور حوصلہ دینے کا عمل جاری ہے۔اس دوران ایچ۔ای۔سی کے معیارات پر پورا اترنے کے لیے وہ تمام کوششیں کی گئیں جو ضروری تھیں۔قومی اور بین الاقوامی مبصرین کے ساتھ اشتراک اور مجلسِ ادارت کی کوششوں سے تحقیقی معیار کو بہتر بنایا گیا۔

جامعات سے نکلنے یہ والے مجلّے شعبہ جاتی سطحوں پر نکالے جاتے ہیں جن میں مدیران اور تکنیکی کارروائیوں کے لیے اساتذہ اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔ نہ ستائش کی تمنا نہ صلے کی پروا کے مصداق کام کیے جاتے ہیں۔ تدریسی مصروفیات کے ساتھ مجلّے کے تحقیقی معیار کی بہتری،مبصرین سے رابطہ اور پھر ہر سال منظوری کی درخواست ایک اضافی ذہنی دباؤ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ایسے میں ہر سال نئے معیارات اور درجہ بندی کے لیے جہاں ایک ذمے دارانہ رویّے کی ضرورت ہے وہیں ایچ ای سی کی جانب سے قواعد وضوابط کو ہر سال تبدیل کرنے کے بجائے ایک مستقل ضابطے کی ضرورت ہے تا کہ اس کی روشنی میں ادارے اپنے جرائد کے معیار کو بہتر بنا سکیں۔

عہدِ حاضر میں ویسے ہی تحقیق و تدوین کی رجحان میں ایک غیر دلچسپی کی فضا قائم ہو رہی ہے،زیادہ تر محققین تعلیمی اسناد کے حصول یا ترقی کی خواہش رکھتے ہوئے تحقیقی کام کر رہے ہیں۔جو شوق اور جستجو تحقیق کا اصل مادہ ہے اس کی جگہ سہل پسندی اور عجلت نے لے لی ہے لیکن ہر سال ایچ ای سی سے منظوری کی تگ و دو اور پھر انتظار محقق اور مجلسِ ادارت دونوں کے لیے گویا سولی پر لٹکنے کے مترادف ہے۔کیا ہی بہتر ہو کہ ہر سال منظوری کا یہ سلسلہ بڑھا کر تین سال پر کر دیا جائے تا کہ ادارتی مجلس بھی اور محققین بھی ذہنی سکون اور سہولت کے ساتھ تحقیقی معیار پر توجہ دے سکیں۔

محققین اور مقالہ نگاروں سے ہماری گزارش ہے کہ کسی بھی تحقیقی جریدے میں مقالہ بھیجنے سے پہلے اس رسالے کی ویب سائٹ پر موجود ہدایات کو غور سے پڑھیں اور ان تمام ضروری ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اپنے مقالے

کی ترتیب کریں۔ حواشی و حوالہ جات کا طریقہ و ترتیب، اردو اور انگریزی کا ملخص، کلیدی الفاظ اور دیگر تکنیکی ضروریات کو جریدے کے معیار کے مطابق تحریر کریں۔ تا کہ آپ کے مقالے کی اشاعت ممکن ہو سکے یا مجلسِ ادارت کو بہت زیادہ پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ نئے موضوعات پر تحقیق کیجیے تا کہ ادب کی تفہیم کے نئے در کھولے جا سکیں۔

پہلے سے موجود موضوعات کو دہرانے اور ایک ہی بات کی تکرار سے خود محقق میں کام کی جستجو کم ہو جاتی ہے۔ ایسا کام جو آپ سے پہلے کسی نے نہ کیا ہو، اس میں مشکل ضرور ہوتی ہے لیکن تحقیق کا اصل مزہ اسی میں ہے۔ لکھنے والے خاص طور پر اپنے اسلوب پر توجہ دیں ایک تاثراتی زبان میں اور تحقیقی زبان میں فرق محسوس کریں۔ آسان اور عام فہم زبان پسندیدہ ہے لیکن ادبیت سے خالی نہ ہو۔ امید کرتی ہوں کہ نئے آنے والے مقالہ نگار ان گزارشات پر غور کریں گے۔

شکریہ
پروفیسر ڈاکٹر تنظیم الفردوس
(مدیرِ اعلیٰ)